سوال

(711) صحابہ کرام کو گالی دینے والے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صحابہ کرام کو گالی دینے والے کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحابہ کرام انبیاء کے بعد کائنات کے سب سے افضل واعلی اور اللہ کو محبوب لوگ تھے ،جنہیں اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کی رفاقت کے لئے منتخب فرمایا، اور ان کے ذریعے اپنے نبی ﷺ کی مدد فرمائی ۔ دین اسلام اگر بحفاظت ہم تک پہنچا ہے تو وہ انہی کی محنتوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے ۔ صحابہ کی شان میں گستاخی کرنا درحقیقت دین میں نقب لگانا ہے ۔

فضیلة الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہم پر واجب ہے کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم أجمعین سے محبت کریں، ان کا احترام کریں، ان کی عزتوں کا دفاع کریں اور جوان کے آپس میں لڑائی جھگڑے ہوئے ہیں ان کے بارے میں خاموش رہیں۔ جو ان کو گالی دے اس کو منافق سمجھیں کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دینے کی جرأت وہی کرتا ہے جو نفاق میں لتھڑا ہوا ہو (العیاذ باللہ) ورنہ وہ کیسے صحابہ کو گالی دے سکتا ہے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ''

بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر جو ان کے بعد آئیں گے ، پھر جو ان کے بعد آئیں گے

اور اسی طرح فرمایا :

''لا تسبوا أصحابی''

میرے صحابہ کو گالی نہ دو۔

اور صحابہ رضی اللہ عنہم اَجمعین کو گالی دینا درحقیقت صحابہ میں تو طعن ہے بلکہ ، شریعت ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کی حکمت میں بھی طعن ہے ۔

صحابہ میں طعن ہونا تو بالکل واضح بات ہے ۔

اور شریعت میں طعن اس طرح کہ ہمارے لیے شریعت کے ناقلین صحابہ کرام ہی تو ہیں ، جب ناقل شریعت ہی مستحق شب وشتم قرار دے دیا جائے تو لوگوں کا اللہ کی شریعت سے بھی اعتماد اٹھ جائے گا ۔ اور اسی لیے بعض لوگ تو (العیاذ باللہ) صحابہ کرام کو فاجر وفاسق اور کافر تک قرار دیتے ہیں اور گالی دیتے ہوئے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم اجمعین جیسے اشرف صحابہ کی بھی پرواہ نہیں کرتے ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طعن اس طرح ہے کہ آدمی اپنے دوست کے حال پر سمجھا جاتا ہے دونوں کی قدرو منزلت کا ایک دوسرے سے اندازہ ہوتا ہے چنانچہ لوگ جب کسی کو کسی فاسق شخص کا دوست پاتے ہیں تو ان کا اس سے بھی اعتبار اٹھ جاتا ہے ۔

اور مشہور حکایت بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ :

''المرء علی دین خلیله فلینظر اَحدکم من یخالل''

انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہذا ہر ایک کو دیکھ بھال کر دوست اختیار کرنا چاہیے ۔

ایک اور منظوم حکایت ہے :

''عن المرء لاتسئل وسل عن قرینه فکل قرین بالمقارن یقتدي''

آدمی کے بارے میں نہ پوچھ بلکہ اس کے ساتھی کے بارے میں پوچھ لے کیونکہ ہر دوست اپنے دوست کی ہی پیروی کرتا ہے ۔

اور اللہ کی حکمت میں طعن یوں بنتا ہے کہ کیا اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جوکہ اشرف الخلق ہیں ان کی صحبت کے لیے ایسے فاجر وفاسق اور کافر لوگوں کا انتخاب کیا ہے (العیاذ باللہ) ۔ اللہ کی قسم یہ حکمت نہیں ہوسکتی ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ اسی سوال کے جواب میں فرماتے ہیں :

حمد وصلاۃ کے بعد ، صحابہ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے بلکہ یہ ارتداد عن الاسلام ہے پس جو شخص ان کو گالی دے گا اور ان سے بغض رکھے گا وہ مرتد ہے ، کیونکہ وہ ناقلین شریعت ہیں انہوں نے حدیث وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم تک پہنچایا ، وہ ناقلین وحی ہیں انہوں نے قرآن کریم ہم تک پہنچایا ، جو شخص ان کو گالی دے یا ان سے بغض رکھے یا ان کے فسق کا عقیدہ رکھے وہ کافر ہے ۔

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی